فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ — عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم چہارشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸	۲۷ ہجرة ۱۳۴۳ھش ۱۴ محرم ۱۳۸۴ھ ۲۷ مئی ۱۹۶۴ء	نمبر ۱۲۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۶ر مئی وقت ۹ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ اس وقت بھی طبیعت ٹھیک ہے۔ کل حضور نے تین احباب کو شرف ملاقات بخشا۔ نیز حضور سیر کے لئے بھی تشریف لے گئے ؛

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

اللّٰھم آمین

مجلس انصار اللہ کراچی کا سالانہ اجتماع

مجلس انصار اللہ کراچی کا سالانہ اجتماع مورخہ ۳۰ اور ۳۱ر مئی کو منعقد ہو رہا ہے اس میں انشاء اللہ العزیز حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ، مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب قائد اصلاح و ارشاد اور مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مرکزی نمائندوں کی حیثیت سے شرکت فرمائیں گے۔

احباب کو چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت فرما کر اجتماع کی گوناگوں برکات سے مستفیض ہوں۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

امتحان انصار اللہ سہ ماہی دوم

تاریخ امتحان ۱۲/۶/۶۴ بروز جمعہ برائے ربوہ و ۱۴/۶/۶۴ بروز اتوار برائے بیرونجات

نصاب معیار اول:- (ا) ترجمہ نصف دوم پارہ پانچ (ب) نماز جنازہ کا طریق اور دعائیں (ج) وفات مسیح کے پانچ دلائل قرآن مجید سے

معیار دوم۔ (ا) قاعدہ یسرنا القرآن یا قرآن مجید ناظرہ جتنا ہو سکے۔ (ب) نماز جنازہ حسب معیار اول (ج) وفات مسیح کے کوئی سے پانچ دلائل۔

جملہ اراکین مجالس انصار اللہ شامل امتحان ہو کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اعلانِ تعطیل

مورخہ ۲۷ر مئی بروز بدھ یوم خلافت کے موقعہ پر دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی۔ اس لئے ۲۸ر مئی کا پرچہ شائع نہیں ہوگا (منیجر الفضل ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات سب انبیاء کے معجزات سے بڑھ کر ہیں

خدا نے مجھے بطور نشان کھڑا کیا ہے تا میں دکھادوں کہ آنحضرت کے معجزات مستقل اور دائمی ہیں

(۱) "جس قدر معجزات ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ظاہر ہوئے ہیں دنیا میں کل نبیوں کے معجزات کو بھی اگر ان کے مقابلہ میں رکھیں تو مَیں ایمان سے کہتا ہوں کہ ہمارے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات بڑھ کر ثابت ہوں گے۔ قطع نظر اس بات کے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں سے قرآن شریف بھرا پڑا ہے اور قیامت تک اور اس کے بعد تک کی پیشگوئیاں اس میں موجود ہیں سب سے بڑھ کر ثبوت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کا یہ ہے کہ ہر زمانہ میں ان پیشگوئیوں کا زندہ ثبوت دینے والا موجود ہوتا ہے۔ چنانچہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے مجھے بطور نشان کھڑا کیا ہے اور پیشگوئیوں کا ایک عظیم الشان نشان مجھے دیا ہے تا میں ان لوگوں میں جو حقائق سے بے بہرہ اور معرفتِ الٰہی سے بے نصیب ہیں روزِ روشن کی طرح دکھادوں کہ ہمارے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات کیسے مستقل اور دائمی ہیں۔" (الحکم ۱۰ر مارچ ۱۹۰۱ء صفحہ ۳)

(۲) "اس تواتر سے بارش کی طرح معجزاتِ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ثبوت ملتا ہے کہ جس سے بڑھ کر کسی نبی یا رسول کے معجزات مروی نہیں ہیں۔" (چشمۂ معرفت صفحہ ۳۰۸)

(۳) "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات تو چاروں طرف سے چمک رہے ہیں وہ کیونکر چھپ سکتے ہیں۔ صرف معجزات جو صحابہؓ کی شہادتوں سے ثابت ہیں وہ تین ہزار معجزہ ہے اور پیشگوئیاں تو شاید دس ہزار سے بھی زیادہ ہونگی جو اپنے وقتوں پر پوری ہوگئیں اور ہوتی جاتی ہیں۔" (ایک عیسائی کے تین سوالات اور ان کے جواب صفحہ ۱۹-۲۰)

(۴) "عبودیت پردۂ اخفاء میں ہوتی ہے لیکن الوہیت جب اپنی تجلّی کرتی ہے تو پھر وہ ایک بیّن امر ہو جاتا ہے اور ان تعلقات کا جو ایک سچے مومن اور عبد اور اس کے رب میں ہوتے ہیں خارق عادت نشانات کے ذریعہ ظہور ہوتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام کے معجزات کا یہی راز ہے اور چونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے تعلقات اللہ تعالیٰ کے ساتھ کُل انبیاء علیہم السلام سے بڑھے ہوئے تھے اس لئے آپ کے معجزات بھی سب سے بڑھے ہوئے تھے۔" (الحکم ۳۱ر مارچ ۱۹۰۳ء صفحہ ۲)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

کلماتِ طیبات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سُنّت اور حدیث کی اہمیت

ہمیں اپنے دین کی تمام تفصیلات سنّت اور حدیث کے ذریعے ہی ملی ہیں

اگر یہی بات سچ ہے کہ اہلِ اسلام کے پاس بجز قرآن کریم کے جس قدر اور منقولات ہیں وہ تمام ذخیرہ کذب اور جھوٹ اور افتراء اور ظنون اور اوہام کا ہے تو پھر شاید اسلام میں سے کچھ تھوڑا ہی حصہ باقی رہ جائے گا۔ وجہ یہ کہ ہمیں اپنے دین کی تمام تفصیلات احادیثِ نبویہ کے ذریعہ سے ملی ہیں۔ مثلاً یہ نماز جو پنج وقت ہم پڑھتے ہیں گو قرآن مجید سے اس کی فرضیت ثابت ہوتی ہے۔ مگر یہ کہاں ثابت ہوتا ہے کہ صبح کی دو رکعت فرض اور دو رکعت سنت۔ اور پھر ظہر کی چار رکعت فرض اور چار اور دو سنت اور مغرب کی تین رکعت فرض اور پھر عشاء کی چار۔ ایسا ہی زکوٰۃ کی تفاصیل معلوم کرنے کے لئے ہم بالکل احادیث کے محتاج ہیں۔ اسی طرح ہزارہا جزئیات ہیں جو عبادات اور معاملات اور عقود وغیرہ کے متعلق ہیں۔ اور ایسی مشہور ہیں کہ ان کا لکھنا صرف وقت ضائع کرنا اور بات کو طول دینا ہے۔ علاوہ اس کے اسلامی تاریخ کا مبدء اور منبع یہی احادیث ہیں۔ اگر احادیث کے بیان پر بھروسہ نہ کیا جائے تو پھر ہمیں اس بات کو بھی یقینی طور پر نہیں ماننا چاہیئے کہ درحقیقت حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علی رضی اللہ عنہم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تھے جن کو بعد وفات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اسی ترتیب سے خلافت ملی اور اسی ترتیب سے ان کی موت بھی ہوئی۔ کیونکہ اگر احادیث کے بیان پر اعتبار نہ کیا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ ان بزرگوں کے وجود کو یقینی کہہ سکیں اور اس صورت میں ممکن ہوگا کہ تمام نام فرضی ہی ہوں اور دراصل نہ کوئی ابوبکرؓ گزرا ہو نہ عمرؓ نہ عثمانؓ نہ علیؓ کیونکہ بقول میاں عبداللہ صاحب معترض یہ سب احادیث احاد ہیں اور قرآن شریف میں ان ناموں کا کہیں ذکر نہیں۔ پھر بموجب اس اصول کے کیونکر تسلیم کی جائیں۔ ایسا ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے والد کا نام عبداللہ اور والدہ کا نام آمنہ اور دادا کا نام عبدالمطلب ہونا اور پھر آنحضرت کی بیویوں میں سے ایک کا خدیجہؓ ایک کا نام عائشہؓ اور ایک کا نام حفصہ رضی اللہ عنہن ہونا۔ اور دایہ کا نام حلیمہ ہونا اور غارِ حرا میں جاکر آنحضرتؐ کا عبادت کرنا اور بعض صحابہ کا حبشہ کی طرف ہجرت کرنا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بعد بعثت دس سال تک مکہ میں رہنا اور پھر وہ تمام لڑائیاں ہونا جن کا قرآنِ کریم میں نام ونشان نہیں۔ اور صرف احادیث سے یہ تمام امور ثابت ہوتے ہیں۔ تو کیا ان تمام واقعات سے اس بناء پر انکار کر دیا جائے کہ احادیث کچھ چیز نہیں۔ اگر یہ سچ ہے تو پھر مسلمانوں کے لئے ممکن نہ ہوگا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاک سوانح میں سے کچھ بھی بیان کر سکیں۔ دیکھنا چاہیئے کہ ہمارے مولیٰ و آقا کی سوانح کا وہ سلسلہ کہ کیونکر قبل از بعثت مکہ میں زندگی بسر کی اور پھر کس سال دعوتِ نبوت کی۔ اور کس ترتیب سے لوگ داخلِ اسلام ہوتے اور کفار نے مکہ کے کس سال میں کس کس قسم کی تکلیفیں پہنچائیں اور پھر کیونکر اور کس وجہ سے لڑائیاں شروع ہوئیں۔ اور کس قدر لڑائیوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بنفسِ نفیس حاضر ہوئے اور آنجناب کے زمانہ زندگی تک کن کن ممالک تک حکومتِ اسلام پھیل چکی تھی۔ اور شاہانِ وقت کی طرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دعوتِ اسلام کے خط لکھے تھے یا نہیں۔ اور اگر لکھے تھے تو ان کا کیا نتیجہ ہوا تھا؟ اور پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت کیا کیا فتوحاتِ اسلام ہوئیں اور کیا کیا مشکلات پیش آئیں اور حضرت فاروقؓ کے زمانہ میں کن کن ممالک میں فتوحاتِ اسلام ہوئیں۔ یہ تمام امور صرف احادیث اور اقوالِ صحابہؓ کے ذریعہ سے معلوم ہوتے ہیں۔ پھر اگر احادیث کچھ بھی چیز نہیں تو پھر اس زمانہ کے حالات دریافت کرنا نہ صرف ایک امر مشکل بلکہ محالات میں سے ہوگا اور اس صورت میں واقعات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی نسبت مخالفین کو ہر ایک افتراء کی گنجائش ہوگی۔ اور ہم دشمنوں کو بے جا حملہ کرنے کا بہت سا موقعہ دیں گے۔ اور ہمیں ماننا پڑے گا کہ جو کچھ ان احادیث کے ذریعہ سے واقعات اور سوانح دریافت ہوتے ہیں وہ سب ہیچ اور کالعدم ہیں۔ یہاں تک کہ صحابہ کے نام بھی یقینی طور پر ثابت نہیں۔ غرض ایسا خیال کرنا کہ احادیث کے ذریعہ سے کوئی یقینی اور قطعی صداقت ہمیں مل ہی نہیں سکتی۔ گویا اسلام کا بہت سا حصہ اپنے ہاتھ سے نابود کرنا ہے بلکہ اصل اور صحیح امر یہ ہے کہ جو کچھ احادیث کے ذریعہ سے بیان ہوا ہے۔ جب تک صحیح اور صاف لفظوں میں قرآن اس کا معارض نہ ہو تب تک اس کو قبول کرنا لازم ہے کیونکہ یہ بات مسلّم ہے کہ طبعی امر انسان کے لئے راستگوئی ہے اور انسان جھوٹ کو محض کسی مجبوری کی وجہ سے اختیار کرتا ہے کیونکہ وہ اس کے لئے ایک غیر طبعی ہے۔ پھر ایسی احادیث جو تعاملِ اعتقادی یا عملی میں آکر اسلام کے مختلف گروہوں کا ایک شعار ٹھہر گئی تھیں۔ ان کی قطعیت اور تواتر کی نسبت کلام کرنا تو درحقیقت جنون اور دیوانگی کا شعبہ ہے۔ مثلاً آج اگر کوئی شخص یہ بحث کرے کہ یہ پنج نمازیں جو مسلمان پنج وقت ادا کرتے ہیں۔ ان کی رکعات کی تعداد ایک شکی امر ہے کیونکہ مثلاً قرآن کریم کی کسی آیت میں یہ مذکور نہیں کہ تم صبح کی دو رکعت پڑھا کرو۔ اور پھر جمعہ کی دو اور عیدین کی بھی دو دو۔ رہی احادیث تو وہ اکثر احاد ہیں۔ جو مفید یقین نہیں۔ تو کیا ایسی بحث کرنے والا حق پر ہوگا۔ اگر احادیث کی نسبت ایسی ہی رائیں قبول کی جائیں تو سب سے پہلے نماز ہی ہاتھ سے جاتی ہے۔ کیونکہ قرآن نے تو نماز پڑھنے کا کوئی نقشہ کھینچ کر نہیں دکھلایا۔ صرف یہ نمازیں احادیث کی صحت کے بھروسہ پر پڑھی جاتی ہیں:

اب اگر مخالف یہی اعتراض کرے کہ قرآن نے نماز کا طریق نہیں سکھلایا اور جس طریق کو مسلمانوں نے اختیار کر رکھا ہے وہ مردود ہے کیونکہ احادیث قابلِ اعتبار نہیں تو ہم ایسے اصول پر آپ ہی پابند ہونے سے کہ بے شک احادیث کچھ بھی چیز نہیں اس اعتراض کا کیا جواب دے سکتے ہیں۔ بجز اس کے کہ اس اعتراض کو قبول کرلیں بلکہ اس صورت میں اسلام کی نماز جنازہ بھی بالکل بیہودہ ہوگی۔ کیونکہ قرآن میں اس بات کا کہیں ذکر نہیں کہ کوئی ایسی نماز بھی ہے کہ جس میں سجدہ اور رکوع نہیں۔ اب سوچ کر دیکھ لو کہ احادیث کے چھوڑنے سے اسلام کا کیا باقی رہ جاتا ہے۔

اور خود یہ بات قلتِ تدبّر کا نتیجہ ہے کہ ایسا خیال کرلیا جائے کہ احادیث کا ماحصل صرف اس قدر ہے کہ محض ایک یا دو آدمی کے بیان کو معتبر سمجھ کے اس کی روایت کو قول رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خیال کرلیا جائے بلکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ احادیث کا سلسلہ تعامل کے سلسلہ کی ایک فرع اور اطراد بعد الوقوع کے طور پر ہے مثلاً محدّثین نے دیکھا کہ کروڑہا آدمی مغرب کے فرض کی تین رکعت پڑھتے ہیں اور فجر کی دو اور صحنہ الٹ ہر ایک رکعت میں سورۂ فاتحہ ضرور پڑھتے ہیں اور آمین بھی کہتے ہیں گو بالجہر یا بالسّر اور قعدہ اخیرہ میں التحیات پڑھتے ہیں اور ساتھ اس کے درود اور کئی دعائیں ملاتے ہیں اور دونوں طرف سلام دے کر نماز سے باہر ہو جاتے ہیں۔ سو اس طرزِ عبادت کو دیکھ کر یہ ذوق و شوق پیدا ہوا کہ تحقیق کے طور پر اس وضع نماز کا سلسلہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک پہنچا دیں اور احادیثِ صحیحہ مرفوعہ متصلہ سے اس کو ثابت کریں۔ اب اگرچہ یہ بات سچ ہے کہ انہوں نے ایسے سلسلہ کی بہم رسانی کیلئے یہ کوشش نہیں کی کہ ایک ایک حدیث کے مضمون کے لئے ہزار ہزار یا دو دو ہزار طرق اسناد بہم پہنچا دیں مگر کیا یہ بھی سچ ہے کہ اس نماز کی بنیاد ڈالنے والے وہی محدّث تھے اور پہلے اس سے دنیا میں نماز نہیں ہوتی تھی اور دنیا نماز سے بالکل بے خبر تھی اور کئی صدیوں کے بعد صرف ایک دو حدیثوں پر اعتبار کرنے سے نماز شروع کی گئی۔ پس میں زور سے کہتا ہوں کہ یہ ایک بڑا دھوکہ ہوگا اگر یہ خیال کرلیا جائے گا کہ صرف مدار ثبوت ان رکعات اور کیفیت نماز خوانی کا ان چند حدیثوں پر تھا جو بلحاظِ ظاہر احاد سے زیادہ معلوم نہیں ہوتیں۔ اگر یہی سچ ہے تو سب سے پہلے نماز ہی اسلام کیلئے ایک سخت اور لاعلاج ماتم در پیش ہے جس کی فکر ایک مسلمان کہلانے والے کی غیرت کو سب سے مقدم ہے مگر یاد رہے کہ ایسا خیال فقط ان لوگوں کا ہے جنہوں نے کبھی بیدار ہو کر سوانح اور واقعات اور رسوم اور عباداتِ اسلام کی طرف نظر نہیں کی۔ کیونکہ اور کس طریق سے یقینی امور کا ان کو مرتبہ حاصل ہوا۔

سو واضح ہو کہ اس یقین کے بہم پہنچانے کے لئے تعامل قومی کا سلسلہ نہایت نسلی بخش نمونہ ہے۔ مثلاً وہ احادیث جن سے ثابت ہوتا ہے کہ نمازِ فجر کی اس قدر رکعت اور نمازِ مغرب کی اس قدر رکعات ہیں۔ اگر فرض کرو کہ ایسی حدیثیں دو یا تین ہیں اور بہرحال احاد سے زیادہ نہیں۔ مگر کیا اس تحقیق اور تفتیش سے پہلے لوگ نماز نہیں پڑھتے تھے اور حدیثوں کی تحقیق اور راویوں کا پتہ ملنے کے بعد پھر نمازیں شروع کرائی گئیں تھیں بلکہ کروڑہا انسان اسی طرح نماز پڑھتے تھے اور اگر فرض کے طور پر حدیثوں کے اسنادی سلسلہ کا وجود بھی نہ ہوتا۔ تاہم اس سلسلہ تعامل سے قطعی اور یقینی طور پر ثابت تھا کہ نماز کے بارے میں اسلام کی مسلسل تعلیم وقتاً بعد وقتٍ اور قرناً بعد قرنٍ یہی چلی آئی ہے ہاں احادیث کی اسنادِ مرفوعہ متصلہ نے اس سلسلہ کو نورٌ علیٰ نور کر دیا۔ پس اگر اس قاعدہ سے احادیث کو دیکھا جائے تو ان کے اکثر حصہ کو جس کا معین اور مددگار سلسلہ تعامل ہے احاد کے نام سے یاد کرنا بڑی غلطی ہوگی۔ اور درحقیقت یہی ایک بھاری غلطی ہے جس نے اس زمانہ کے نیچریوں کو صداقتِ اسلام سے بہت ہی دور ڈال دیا۔ وہ خیال کرتے ہیں کہ گویا اسلام کی وہ تمام سنن اور رسوم اور عبادات اور سوانح اور تواریخ جن پر حدیثوں کا حوالہ دیا جاتا ہے وہ صرف چند حدیثوں کی بناء پر ہی قائم ہیں حالانکہ یہ ان کی فاش غلطی ہے بلکہ جس تعامل کے سلسلہ کو ہمارے نبی صلعم نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا تھا وہ ایسا کروڑہا انسانوں میں پھیل گیا تھا کہ محدّثین کا دنیا میں نام و نشان

بھی نہ ہوتا تب بھی اس کو کچھ نقصان نہ تھا۔ یہ بات ہر ایک کو ماننی پڑتی ہے کہ اس مقدس معلم اور مقدس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تعلیم کی باتوں کو ایسا محدود نہیں رکھا کہ صرف دو چار آدمیوں کو سکھلائی جائیں اور باقی سب اس سے بے خبر ہوں اگر ایسا ہوتا تو پھر اسلام ایسا بگڑتا کہ کسی محدث وغیرہ کے ہاتھ سے ہرگز درست نہیں ہو سکتا تھا۔ اگرچہ ائمہ حدیث نے دینی تعلیم کی نسبت ہزارہا حدیثیں لکھیں مگر سوال تو یہ ہے کہ وہ کونسی حدیث ہے جو ان کے لکھنے سے پہلے اس پر عمل نہ تھا اور دنیا اس مضمون سے غافل تھی۔ اگر کوئی ایسی تعلیم یا ایسا واقعہ یا ایسا عقیدہ ہے جو اس کی بنیادی اینٹ صرف ائمہ حدیث نے ہی کسی روایت کی بناء پر رکھی ہے اور تعامل کے سلسلہ میں جس کے کروڑہا افراد انسانی قائل ہوں اس کا کوئی اثر و نشان دکھائی نہیں دیتا اور نہ قرآن کریم میں اس کا کچھ ذکر پایا جاتا ہے تو بلاشبہ ایسی خبر واحد کا جس کا پتہ بھی سو ڈیڑھ سو برس کے بعد لگا۔ یقین کے درجے سے بہت ہی نیچے گری ہوئی ہوگی اور جو کچھ اس کی ناقابل تسلی ہونے کی نسبت کہو وہ بجا ہے۔ لیکن ایسی حدیثیں درحقیقت دین اور سوانح اسلام سے کچھ بڑا تعلق نہیں رکھتیں بلکہ اگر سوچ کر دیکھو تو ائمہ حدیث نے ایسی حدیثوں کا بہت ہی کم ذکر کیا ہے۔ جن کا تعامل کے سلسلہ میں نام و نشان نہیں پایا جاتا۔ پس جیسا کہ بعض جاہل خیال کرتے ہیں یہ بات ہرگز صحیح نہیں ہے کہ دنیا نے دین کے صدہا ضروری مسائل یہاں تک کہ صوم و صلوٰۃ بھی صرف امام بخاری اور مسلم وغیرہ کی احادیث سے سیکھے ہیں۔ کیا سو ڈیڑھ سو برس تک لوگ بے دین ہی چلے آتے تھے۔ کیا وہ لوگ نماز نہیں پڑھتے تھے زکوٰۃ نہیں دیتے تھے۔ حج نہیں کرتے تھے۔ اور ان تمام اسلامی عقائد کے امور سے جو حدیثوں میں لکھے ہیں بے خبر تھے حاشا وکلا ہرگز نہیں اور جو کوئی ایسا خیال کرے اس کا حمق ایک تعجب انگیز نادانی ہے۔ پھر جبکہ بخاری اور مسلم وغیرہ ائمہ حدیث کے زمانہ سے پہلے بھی اسلام ایسا ہی سرسبز تھا جیسا کہ ان اماموں کی تالیفات کے بعد۔ تو پھر یہ خیال کس قدر بے تمیزی اور ناسمجھی ہے کہ سراسر تحکم کی راہ سے یہ اعتقاد کر لیا جائے کہ صرف دوسری صدی کی روایتوں کے سہارے سے اسلام کا وہ حصہ پھولا پھلا ہے جس کو حال کے زمانہ میں احادیث کہتے ہیں اور افسوس تو یہ کہ مخالف تو مخالف ہمارے مذہب کے بے خبر لوگوں کو بھی دھوکا لگ گیا ہے۔ کہ وہ سمجھتے ہیں کہ گویا ایک مدت کے بعد صرف حدیثی روایات کے مطابق بہت سے مسائل اسلام کے ایسے لوگوں کو تسلیم کرائے گئے ہیں کہ جو ان حدیثوں کے قلمبند ہونے سے پہلے ان مسائل سے بکلی غافل تھے بلکہ حق بات جو ایک بدیہی امر کی طرح ہے یہی ہے کہ ائمہ حدیث کا اگر لوگوں پر کچھ احسان ہے تو وہ صرف اس قدر کہ وہ امور جو ابتدا سے تعامل کے سلسلہ میں ایک دنیا ان کو مانتی تھی۔ ان کی اسناد کے بارے میں ان لوگوں نے تحقیق اور تفتیش کی اور یہ دکھلایا کہ اس زمانہ کی موجودہ حالت میں جو کچھ اہل اسلام تسلیم کر رہے ہیں یا عمل میں لا رہے ہیں یہ ایسے امور نہیں جو بطور بدعات اسلام میں اب مخلوط ہو گئے ہیں بلکہ یہ وہی گفتار و کردار ہے جو آنحضرت صلعم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو تعلیم فرمائی تھی۔ افسوس کہ اس صحیح اور واقعی امر کو سمجھنے میں غلط فہمی کر کے کوتہ اندیش لوگوں نے کس قدر غلطی کھائی۔ جس کی وجہ سے آج تک وہ حدیثوں کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھ رہے ہیں اگرچہ یہ تو سچ ہے کہ حدیثوں کا وہ حصہ جو تعامل قولی و فعلی کے سلسلہ سے باہر ہے اور قرآن سے تصدیق یافتہ نہیں۔ یقین کامل کے مرتبہ پر مسلم نہیں ہو سکتا۔ لیکن وہ دوسرا حصہ جو تعامل کے سلسلہ میں آ گیا اور کروڑہا مخلوقات ابتدا سے اس پر اپنے عملی طریق سے محافظ اور قائم چلی آئی ہے۔ اس کو ظنی اور شکی کیونکر کہا جائے۔ ایک دنیا کا مسلسل تعامل جو بیٹوں سے باپوں تک اور باپوں سے دادوں تک اور دادوں سے پڑدادوں تک بدیہی طور پر مشہود ہو گیا۔ اور اپنے اصل مبدا تک اس کے آثار اور انوار نظر آ گئے۔ اس میں تو ایک ذرہ شک کی گنجائش نہیں رہ سکتی۔ اور بغیر اس کے انسان کو کچھ بن نہیں پڑتا کہ ایسے مسلسل عملدرآمد کو اول درجہ کے یقینیات میں سے یقین کرے۔ پھر جبکہ ائمہ حدیث نے اس سلسلہ تعامل کے ساتھ ایک اور سلسلہ قائم کیا۔ اور امور تعاملی کا اسناد راستگو اور متدین راویوں کے ذریعہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک پہنچا دیا تو پھر بھی اس پر جرح کرنا درحقیقت ان لوگوں کا کام ہے جن کو بصیرت ایمانی اور عقل انسانی کا کچھ بھی حصہ نہیں ملا۔ (شہادۃ القرآن ص۱ تا ۸)

...ہے ایک معمولی بات ہے۔ جب ایک فتنہ پورے زور سے پیدا ہو گیا تو کسی پارسا سے پارسا شخص کی رائے بھی قابل تسلیم نہیں رہتی۔ کیونکہ ایسے طوفان میں یہ معلوم کرنا کہ حق کس طرف ہے ناممکن ہو جاتا ہے۔ ہر

انسان اپنے آپ کو حق پر سمجھتا ہے۔

بہرحال ایک سمجھدار قوم کے لئے ایسی کتاب ایک طرح سے مفید بھی ہو سکتی ہے اور وہ اس طرح کہ اگر ایک طرف سے دوسری طرف کے مبالغہ آمیز بیانات پڑے ہیں...

نقد و نظر

خلافت معاویہ و یزید

"سیارت" نے اسلام کو جو نقصان پہنچایا ہے اس کی نمایاں ترین مثال حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور اس کے بعد شیعہ سنی دو متخالف فریق کا نمودار ہونا ہے۔ شیعہ سنی تنازعہ اسی وقت سے چلا آتا ہے اور بدقسمتی سے کم ہونے کی بجائے بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔ البتہ موجودہ علمی زمانہ کے اثر سے ممکن ہے کہ اس تنازعہ میں جو شروع ہی سے دونوں طرف سے جذباتی رہا ہے۔ کچھ سمجھ سوچ کا عنصر بھی داخل ہو جائے۔

حقیقت یہ ہے کہ اہل تشیع نے اس واقعہ کو اتنی اہمیت دے دی ہے کہ تمام اسلامی اصولوں کو امام حسین رضی اللہ عنہ کے گرد حلقہ زن کر دیا ہے۔ اس بات میں اتنا غلو کیا گیا ہے کہ اصحاب شیعہ قرآن کریم کی تفسیر بھی ایسے انداز سے کرتے ہیں کہ بس جو کچھ ہے وہ اہل بیت کے واسطے ہی نازل ہوا۔ دوسری طرف اکثر صحابہ کرام کو بلکہ خلفائے راشدین کو بھی مورد الزام ٹھہرایا جاتا ہے۔ جس سے شیعہ سنی مخاصمت میں سخت تلخی پیدا ہو گئی ہوئی ہے۔ اس کے برخلاف اگرچہ خاندان امیہ کے افراد نے بھی خاندان علوی کا کوئی لحاظ نہیں کیا۔ تاہم عام سنی احباب حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور دوازدہ اماموں کی ویسی ہی عزت کرتے رہے ہیں جیسی کہ کسی اور بزرگ دین کی بلکہ اس سے بھی زیادہ کہا جائے تو کچھ بے جا نہیں ہے۔

یہی وجہ ہے کہ جناب محمود احمد عباسی کو "خلافت معاویہ و یزید" جیسی متنازعہ کتاب لکھنے کی ضرورت محسوس ہوئی ہے۔

یہ کتاب شروع میں حکومت نے ضبط کر لی تھی مگر دسمبر ۱۹۶۰ء میں ہائی کورٹ کے مکمل بنچ خصوصی کے متفقہ فیصلہ سے حکم ضبطی منسوخ ہو گیا۔ اور تیسری دفعہ ۱۰ مئی ۱۹۶۲ء کو پھر شائع کی گئی۔ یہی ایڈیشن اس وقت ہمارے سامنے ہے۔ یہ کتاب کیوں لکھی گئی۔ اور اس میں کیا ہے ہمارا قیاس یہ ہے کہ اگر شیعوں کی طرف سے اتنا غلو نہ روا رکھا جاتا اور صدیوں سخت پروپیگنڈا جاری نہ رکھا جاتا۔ تو شاید یہ کتاب منصۂ شہود پر نہ آتی۔ اس کتاب کی نوعیت کو سمجھنے کے لئے مولف کے مندرجہ ذیل الفاظ کافی ہیں۔

"اس کتاب میں بے شمار انکشافات ایسے ہیں جو تاریخ کے طالب علموں کے لئے یقیناً تعجب خیز ہوں گے۔ مثلاً نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پرورش میں نمایاں حصہ زبیر بن عبد المطلب کا تھا نہ کہ ابوطالب کا۔ زبیر بن عبد المطلب کی وفات کے وقت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نوجوان تھے ابوطالب کا حضور سے تعلق قبیلہ کی سربراہی کا تھا حضور کی بعثت کے وقت حضرت علی رض کی عمر صرف پانچ برس تھی۔ حضرت حسین رض کی ازدواج میں شہربانو نام کی کوئی ایرانی شہزادی نہ تھی۔ علی زین العابدین کی والدہ سندھی خاتون تھیں وغیرہ وغیرہ۔" (خلافت معاویہ ص۱۴)

کتاب پر اتنی محنت کی گئی ہے اور اتنے حوالے تاریخ اور کتب سابقہ کی کھدائی کر کے اس میں اپنے ثبوت کے لئے پیش کئے گئے ہیں کہ سچی بات یہ ہے کہ ہم سارے تو کیا کچھ حوالوں کی تصدیق کے لئے بھی وقت نہیں نکال سکتے اس کتاب کے مطالعہ سے جو تاثر ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ یزید برا تو کیا بلکہ اچھا انسان تھا۔ اور واقعہ کربلا دراصل غلط فہمیوں کا نتیجہ تھا۔

مولف نے خلافت علویہ کے متعلق سبائی فتنہ کی جو وضاحت کی ہے وہ صحیح ہے۔ دراصل عبداللہ بن سبا کو ہی امت محمدیہ میں اس فتنۂ عظیم کا بانی سمجھنا چاہیئے۔ تاہم حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خلافت فی الحقیقت خلافت راشدہ تھی اور خواہ کچھ بھی ہو جن لوگوں نے آپ کی خلافت کو تسلیم نہیں کیا وہ دینی نقطۂ نظر سے غلطی پر تھے۔ گو سیاسی لحاظ سے انکی رائے کتنی ہی صائب معلوم ہوتی ہو۔ اگر سب لوگ جن میں حضرت معاویہ بھی شامل ہیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خلافت کو تسلیم کر لیتے تو سبائی فتنہ اتنا کامیاب نہ ہو سکتا۔ حضرت معاویہ کا اپنے بیٹے یزید کو اپنا جانشین مقرر کرنا بھی اصولاً صحیح نہیں تھا خواہ اسکی تائید کسی نے بھی کی ہو۔ ہم مولف سے اس بات میں بھی متفق نہیں ہیں کہ شہادت حسین رض سے یزید بری الذمہ ہے اور یہ کہ وہ بڑا نیک اور پارسا تھا۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ حضرت علی رض اور حضرت امام حسین رض سے اجتہادی غلطیاں نہیں ہوئیں تاہم سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے انکے تعلقات اور انکی ذاتی پارسائی کے پیش نظر ایسی حقیقت سے انکار کرنا مشکل ہے کہ واقعۂ کربلا ایک بہت بڑا ظلم تھا جس کی ذمہ داری ان سب پر ہے جنہوں نے اس واقعہ میں کسی طرح کا بھی حصہ لیا۔ بہرحال کتاب اس لحاظ سے تو شاید قابل اعتراض نہ ہو کہ شیعوں کی طرف سے جو غلو کیا گیا ہے غلو سے اس کا جواب دیا جائے۔ تاہم غلو غلو ہی ہے۔ اور اپنی تائید میں ایسے معاملہ میں اپنے حق میں حوالے جمع کر لینا کوئی مشکل نہیں ہے جو شروع ہی سے شیعہ اور سنی کے درمیان معرکہ بنا چلا آ رہا ہے۔ کیونکہ سبائیوں نے قوم کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا تھا اور ظاہر ہے کہ دونوں طرف غلو سے کام لیا جانا سیاست کے نقطۂ نظر سے...

مجالس انصاراللہ پشاور ڈویژن کا دوسرا کامیاب سالانہ اجتماع

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور متعدد علمائے سلسلہ کی تشریف آوری اور ایمان افروز تقاریر

مجالس انصاراللہ پشاور ڈویژن کا دو روزہ دوسرا سالانہ اجتماع مورخہ ۹-۱۰-۵-۶۴ کو بفضلِ تعالیٰ نہایت خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ یہ اجتماع مسجد احمدیہ سول کوارٹرز پشاور کے وسیع احاطے میں منعقد ہوا۔ مکرم و محترم حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔اے (آکسن) صدر مجلس مرکزیہ کے علاوہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس قائد تعلیم۔ مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل قائد تربیت۔ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب قائد مال اور مکرم الحاج چوہدری شبیر احمد صاحب نائب قائد اصلاح وارشاد نے بھی شمولیت فرمائی۔

اس اجتماع کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ اس میں دیگر تربیتی و تعلیمی پروگراموں کے علاوہ تحریک جدید کے کارہائے نمایاں کی نمائش اور بیرونی ممالک میں تحریکِ جدید کی مختلف مساعی کو بذریعہ سلائیڈز بھی دکھایا گیا۔ پروگرام میں کثیر التعداد احمدی احباب اور مستورات کے علاوہ غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت فرمائی۔

مجموعی طور پر پانچ اجلاس منعقد ہوئے جو روحانی کیف و سرور سے لبریز تھے حتیٰ کہ اختتامی اجلاس میں اس روحانی سرور کی وجہ سے حاضرین پر ایک وجد کا سا عالم طاری ہو گیا۔

۹ رمئی کو ٹھیک تین بجے سہ پہر حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس نے مقامِ اجتماع میں تشریف لا کر ایک روح پرور خطاب اور پُرسوز اجتماعی دعا کے ساتھ اجتماع کا افتتاح فرمایا اور بیش بہا نصائح اور ہدایات سے اراکینِ مجلس کو نوازا۔ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کے افتتاحی خطاب کے بعد درس و تدریس کا سلسلہ پروگرام کے مطابق جاری ہوا اور حاضرین اس روحانی پروگرام سے مستفید ہوئے۔

ٹھیک پانچ بجے شام حضرت صاحبزادہ صاحب نے نمائش تحریک جدید کا افتتاح فرمایا اس کے بعد اس نمائش کو غیر از جماعت معززین نے جن میں بعض اعلیٰ فوجی و سول افسران اور مذہبی رہنما بھی شامل تھے بڑی دلچسپی کے ساتھ دیکھا اور جماعتِ احمدیہ کی مساعی جمیلہ کو خراجِ تحسین ادا کیا بعد ازاں جملہ حاضرینِ اجتماع کو چائے پیش کی گئی اس موقعہ پر معززین کے ساتھ محترم صاحبزادہ صاحب اور علمائے کرام نے بے تکلفانہ گفتگو فرمائی — قریباً ۶ بجے شام دوسرا اجلاس تلاوتِ قرآنِ پاک کے ساتھ شروع ہوا اور غیر از جماعت احباب کی خواہش پر شائع شدہ پروگرام کی بجائے محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے ایک پُرمعارف تقریر فرمائی جس سے سامعین پر وجد کا عالم طاری ہو گیا۔ اسی موقعہ پر مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے بھی ایک پُراثر تقریر فرمائی۔ نماز مغرب و عشاء کے بعد تیسرے اجلاس کا آغاز ہوا جس میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے احمدیت کے ذریعہ ہونے والے روحانی انقلاب کا تذکرہ نہایت ہی موثر رنگ میں فرمایا۔ اس کے بعد بیرونی ممالک میں جماعت کی تبلیغی و تعلیمی مساعی کی سلائیڈز پیش کی گئیں۔ یہ تمام پروگرام کثیر التعداد احمدی احباب و مستورات کے علاوہ غیر از جماعت احباب نے بھی نہایت دلچسپی کے ساتھ سنا اور دیکھا۔ — دس مئی کو اجتماع کا چوتھا اجلاس نماز تہجد کے بعد شروع ہوا۔ نماز میں بھی کثیر تعداد احباب کی حاضر تھی جنہوں نے نہایت سوز و گداز کے ساتھ آستانہ الوہیت میں جھک کر اسلام اور احمدیت کی ترقی اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں کیں۔ اجلاس پنجم میں ایک دلچسپ پروگرام تقریری مقابلہ جات کا تھا جس میں وقت کی قلت کی وجہ سے صرف گیارہ اراکین انصاراللہ کو حصہ لینے کی اجازت دی گئی۔ اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے ان کارکنان تحریک جدید اور مجلس مقامی کے اراکین کو انعامات تقسیم فرمائے جنہوں نے سال ۱۹۶۳ء میں نمایاں خدمات سرانجام دی تھیں۔ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس قائد تعلیم مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب قائد تربیت اور مکرم الحاج چوہدری شبیر احمد صاحب نائب قائد اصلاح وارشاد نے مختلف موضوعات پر اپنے اپنے خاص انداز میں حاضرین سے خطاب فرمایا پھر محترم صاحبزادہ صاحب نے اپنے اختتامی خطاب سے نوازا اور فرمایا کہ نفس کی اصلاح سے ہی انسان خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکتا ہے لہٰذا انصاراللہ کو چاہیئے کہ وہ اپنی زندگیاں کو اسلام کا صحیح نمونہ بنائیں اور رسول کریمؐ کے نقش قدم پر چل کر زندہ خدا کی تجلیات حاصل کریں۔ اسی طرح خلافت سے اپنا رشتہ مضبوط کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خلیفہ وقت سے یہ وعدہ کیا ہے کہ اسکی دعائیں قبول کرے گا خواہ وہ کس رنگ میں قبول ہوں اس لئے احباب کو چاہیئے کہ وہ ضرورت کے وقت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کی درخواست کریں۔

اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے پُرسوز دعا فرمائی جس میں حاضرین شامل ہوئے اعد... اس طرح مجالس انصاراللہ پشاور ڈویژن کا یہ دوسرا سالانہ اجتماع دعاؤں اور ذکر الٰہی کے روح پرور ماحول میں دماغوں کو نئی جِلا اور روحوں کو نئی روشنی عطا کرتا ہوا اگلے سال پھر انعقاد پذیر ہونے کے لئے اختتام پذیر ہوا اور زیادہ ایمان کی دولت سے مالا مال انصار کرام۔ اطفال و لجنات خدمتِ دین کا نیا جوش اور ولولے کو نئے ارادوں کے ساتھ اپنے اپنے گھروں کو لوٹے۔

اس اجتماع کے دوران جملہ مہمانوں کی رہائش اور کھانے وغیرہ کا انتظام مجلس انصاراللہ پشاور نے کیا۔ اجتماع میں کثیر التعداد غیر از جماعت احباب کے علاوہ مستورات اور ... مختلف مقامات مثلاً ایبٹ آباد، مردان۔ چارسدہ۔ نوشہرہ۔ رسالپور۔ تو ...۔ کوہاٹ بازید خیل۔ شیخ محمدی چینی پایان اور ملحقہ علاقوں کے احباب نے بھی شرکت فرمائی۔

اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے خدمتِ دین کے اس نئے جوش اور ولولہ کو دوام بخش کر جملہ انصاراللہ کو اپنے ترقی پذیر اعمال سے

(باقی صفحہ ۸ پر)

محترمہ صابرہ بیگم صاحبہ کی وفات

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترمہ صابرہ بیگم صاحبہ جو رشتہ میں میری چچی اور خوشدامنہ تھیں مورخہ ۲۲ رمئی ۱۹۶۴ء بوقت گیارہ بجے دوپہر گنگارام ہسپتال لاہور میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ حافظ احمد دین صاحب مرحوم آف ڈنگہ کی صاحبزادی تھیں اور بابو عبداللطیف صاحب مرحوم کی اہلیہ تھیں جن کا انتقال اچانک عالم جوانی میں راولپنڈی میں جنوری ۱۹۳۱ء میں ہو گیا تھا مرحومہ نے ایک لمبا عرصہ بیوگی میں نہایت صبر اور استقلال سے بسر کیا۔ اور ہر لمحہ خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کی مشیت پر راضی رہیں۔ میری اہلیہ سارہ صدیقہ جو ان کی سب سے چھوٹی صاحبزادی ہیں وہ اپنے والد کی وفات کے وقت صرف تین سال کی تھیں۔ ان کے علاوہ ان سے دو بڑی لڑکیاں تھیں مرحومہ نے ان تینوں بچیوں کی اپنی نگرانی میں حتی الوسع ممکن تربیت اور تعلیم کا انتظام کیا۔ سب سے بڑی صاحبزادی مکرمہ عابدہ صاحبہ مکرم قاضی عطاء الرحمٰن صاحب آف قاضی فیملی حال گلبرگ پارک لاہور کی اہلیہ ہیں۔ دوسری صاحبزادی مکرمہ مبارکہ شوکت صاحبہ مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ ہالینڈ کی اہلیہ ہیں اور ہالینڈ میں مقیم ہیں۔ مرحومہ مکرم شیخ خورشید احمد صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل کی رضاعی والدہ تھیں۔ عمر وفات کے وقت اندازاً ۶۲ سال تھی۔ حد درجہ عبادت گزار نیک اور دیندار تھیں۔ زندگی کے آخری دن تک تہجد کی پابند رہیں۔ وفات سے قبل عرصہ تین ماہ سے مسلسل بیمار چلی آرہی تھیں۔ دمہ۔ انقباض تنفس اور سینہ میں درد۔ کی تکلیف رہی۔ نصف رات اگر تکلیف میں گزری تو باقی نصف رات مرحومہ نے عبادت الٰہی میں گزار دی کہ نصف رات جو خدا سکون کی عطا کی ہے اس میں بھی خدا کی شکر گزاری میں کوتاہی نہ ہونے پائے۔ مرحومہ نے ۱۹۲۷ء میں وصیت کر دی تھی اور خدا کے فضل سے کافی عرصہ پہلے اپنا حصہ جائیداد بھی ادا کر دیا تھا۔

مرحومہ عرصہ سے میرے پاس مقیم تھیں اور ہر ممکن علاج جاری رہا افاقہ بھی ہو جاتا رہا لیکن مرض کی جڑ قائم رہی اور مرض بار بار عود کرتی رہی۔ ۱۰ رمئی کی رات کو انہیں جہلم سے لاہور لایا گیا ۱۸ رمئی کو مرض کی شدت کے پیش نظر گنگارام ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا جہاں ۲۲ رمئی کو بقضائے الٰہی جان جانِ آفریں کے سپرد کی۔ بلانے والا ہے سب سے پیارا۔ اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر۔

مرحومہ کی نعش کو لاہور سے ربوہ لایا گیا ۲۳ رمئی بعد نماز ظہر مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحومہ کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب نے پرسوز دعا فرمائی۔ ربوہ کے علاوہ لاہور، سرگودہا اور راولپنڈی سے عزیز و اقارب نے شامل ہو کر ہماری حوصلہ افزائی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر سے نوازے۔ ہم مرحومہ کی وفات سے حد درجہ محزون ہیں احباب جماعت سے مؤدبانہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ ہماری دلجوئی اور حوصلہ افزائی کرتے ہوئے اپنی خاص دعاؤں سے نوازیں کہ اللہ تعالیٰ ہم پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور مرحومہ کو غریقِ رحمت کرے اور ان کو اپنے قرب میں جگہ دے۔ آمین۔

(میجر محمد سعید مکان نمبر ۶۲۳ گلی نمبر ۶ محلہ موہن پورہ۔ راولپنڈی)

اعلان نکاح

مورخہ ۲۰ رمئی ۱۹۶۴ء کو راجہ محمد کریم ولد راجہ محمد شریف صاحب پنشنر جمعدار چک ۱۲/ ۱.R.۸۰ کا نکاح مسماۃ امۃ النصیر بنت ملک نصر اللہ خاں صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ خوشاب سے مبلغ ڈیڑھ ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی محمد صدیق صاحب صدر عمومی ربوہ نے مسجد دارالرحمت شرقی ربوہ میں پڑھا۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار عبدالرحیم چیمہ محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ)

درخواستِ دعا

محترمہ فہمیدہ رشیدہ صاحبہ بنت مکرم شیخ مسعود احمد صاحب رشید مرحوم ڈیڑھ برس کے بعد انگلینڈ سے بخیر و عافیت واپس پاکستان پہنچ گئی ہیں۔ اس خوشی میں ان کی والدہ صاحبہ محترمہ نے کسی مستحق کے نام ایک سال کے لئے الفضل کا خطبہ نمبر جاری کرایا ہے!

احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی ان کا حافظ و ناصر ہو اور انہیں دینی و دنیوی کامیابیوں سے نوازے۔

(منیجر)

ہمارے لئے بچوں کی دینی تعلیم و تربیت کو بہر طور مقدم کرنا از بس ضروری ہے

اس کے بغیر ہم دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد پورا کرنیوالے نہیں بن سکتے

"یوم والدین" کے جلسہ میں تربیت اولاد کے موضوع پر علمائے سلسلہ کی اہم تقاریر

ربوہ ــــــ مورخہ ۲۳ مئی ۶۲ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں "یوم والدین" کے موقع پر مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام منعقدہ جلسہ میں علماء سلسلہ نے تربیت اولاد کے موضوع پر تقاریر کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ احمدی والدین کی یہ ایک اہم ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے بچوں کی دینی تعلیم و تربیت کو ان کی دنیوی تعلیم و تربیت پر مقدم کریں بصورت دیگر احمدی والدین یہ نہیں کہہ سکتے کہ انہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کو پورا کر دکھایا ہے۔ اس جلسہ میں جو محترم جناب مرزا عبد الحق صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ ربوہ کے خدام و اطفال کے علاوہ والدین نے بھی بہت کثیر تعداد میں شرکت کی۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔

احمدی والدین کی ذمہ داری

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم مولوی بشیر احمد صاحب قادیانی زعیم محلہ دار الصدر شرقی نے کی ازاں بعد محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے جلسہ کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی آپ نے بتایا کہ مجلس خدام الاحمدیہ نے یوم والدین منانے کا جو سلسلہ شروع کیا ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ تربیت اولاد کے ضمن میں والدین کو ان کی ذمہ داری کا احساس دلایا جائے کیونکہ احمدی بچوں کی دینی تربیت اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک والدین اس اہم کام میں مجلس خدام الاحمدیہ کے ساتھ پورا پورا تعاون نہ کریں جب بچے شروع سے ہی دینی ماحول میں پلے بڑھیں گے اور دین کے ساتھ ہمدردی اور اس کی خدمت کا جذبہ شروع ہی سے ان میں موجود ہو گا تو پھر آگے چل کر انکی صحیح خطوط پر رہنمائی کرنا اور انہیں عملاً دین کا خادم بنانا آسان ہو گا۔ آپ نے احمدی والدین کو یاد دلایا کہ انہوں نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلفاء کے ہاتھ پر خدا تعالیٰ سے یہ عہد کیا ہوا ہے کہ وہ ہر حال میں دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے یہ عہد خود ان کی اپنی ذات تک محدود نہیں ہے بلکہ تربیت اولاد کے ضمن میں ان پر جو عظیم ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ یہ عہد اُس پر بھی حاوی ہے جب تک وہ اپنے بچوں کی دینی تعلیم و تربیت کو ان کی دنیوی تعلیم و تربیت پر مقدم نہیں کرینگے وہ اپنے اس عہد کو پورا کرنے والے نہیں کہلا سکتے آپ نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ دوسروں کی تقلید میں بعض احمدی والدین نے بھی صرف اور صرف بچوں کی دنیوی تعلیم کو بہت زیادہ اہمیت دینی شروع کر دی ہے۔ وہ سمجھتے یہ ہیں کہ بچوں کا دنیوی علوم اور صنعت و تجارت وغیرہ میں منتہی ہونا ضروری ہے تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ دولت کما کر دنیا میں باعزت زندگی گزار سکیں رہی دین کی خدمت تو دو روپیہ کمانے کے بعد چندے دیکر بھی کی جا سکتی ہے۔ آپ نے فرمایا یہ نظریہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی روح کے سراسر خلاف ہے۔ بچوں کی دنیوی تعلیم بے شک ضروری ہے اور اس کا پورا پورا اہتمام ہونا چاہیئے لیکن دینی تعلیم و تربیت کو بہر حال تقدم حاصل ہونا چاہیئے اور اس کا سلسلہ گہوارے سے ہی شروع ہو کر آخر تک جاری رہنا چاہیئے۔ اگر یہ نہ ہو تو بچوں میں خدمت و فدائیت اسلام کا حقیقی جذبہ کبھی پیدا نہیں ہو سکتا۔ آج دین کی سربلندی کے لئے صرف چندوں ہی کی ضرورت نہیں ہے بلکہ ایسے واقفین زندگی کی بھی ضرورت ہے جو اسلام کی روح سے پوری طرح واقف ہوں اور جن کی زندگیاں حقیقی اسلام کی جیتی جاگتی تصویر ہوں اور انہیں دنیا میں اسلام کی سربلندی کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرنے میں کوئی باک نہ ہو۔ آپ نے احمدی والدین کو یاد دلایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں ہمیں حرمات اسلام کا محافظ بنایا ہے۔ اس حفاظت کا نسلاً بعد نسل جاری رہنا ضروری ہے۔ یہ جبھی ہو سکتا ہے کہ وہ تمام احمدی احباب جنہیں اللہ تعالیٰ نے اولاد کی نعمت سے نوازا ہے اپنی ذمہ داری کو سمجھیں اور اپنی اولاد کی شروع سے ہی ایسی تربیت کریں کہ وہ بڑے ہو کر دین کے سچے ہمدرد اور خدمتگزار ثابت ہوں۔ آپ نے اس امر کا بہت مسرت کیساتھ ذکر کیا کہ احمدی نوجوانوں میں خدا تعالیٰ کے فضل سے قابل رشک اخلاص پایا جاتا ہے ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ والدین ان کی دینی تربیت کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دیں تا ان کے اس اخلاص سے عملاً فائدہ اٹھایا جا سکے اور وہ صحیح معنوں میں دین کے والہ و شیدا اور اس کے سچے خادم ثابت ہو سکیں۔

مشترکہ فریضہ

بعدہٗ مکرم منیر الدین احمد صاحب ناظم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے تربیت اولاد کے موضوع پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل کا وہ مضمون پڑھ کر سنایا جو محترم مولانا صاحب نے خاص اس جلسہ کے لئے لکھ کر ارسال فرمایا تھا۔ آپ نے جلسہ میں تقریر فرمانا تھی لیکن پاؤں کا زخم دوبارہ ہرا ہو جانے کے باعث آپ تشریف نہیں لا سکے تاہم آپ نے اپنی تقریر ایک مضمون کی شکل میں لکھ کر ارسال فرما دی۔ آپ نے اس امر پر زور دیا کہ اولاد خدا تعالیٰ کی ایک عظیم الشان نعمت ہے۔ اس نعمت کی قدر کرنا والدین پر واجب ہے اور قدر یہی ہے کہ وہ اولاد کی اس رنگ میں تربیت کریں کہ وہ بڑے ہو کر باخدا انسان بنیں اور دین کے خدمتگزار ثابت ہوں۔ آپ نے فرمایا اولاد ایک باغ کی حیثیت رکھتی ہے جس کے باغبان ماں باپ ہیں اولاد کو ثمر دار پودے بنانا ان کی ذمہ داری ہے۔ آپ نے واضح فرمایا کہ تربیت اولاد ایک مشترکہ فریضہ ہے جو باہمی تعاون سے ہی ادا ہو سکتا ہے۔ اس میں سب سے اوّل اور مقدم یہ ضروری ہے کہ ماں باپ اپنی ذمہ داری کو سمجھیں اور اسے کما حقہٗ ادا کریں۔ پھر اس کام میں تنظیم کے ماتحت نوجوان خدام کا تعاون بھی ضروری ہے اور سکولوں کے اساتذہ کی محنت بھی درکار ہے جبتک سب مل کر کوشش نہ کریں اس وقت تک بچوں کی صحیح رنگ میں تربیت نہیں ہو سکتی۔ آخر میں آپ نے اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اولاد کیلئے دعائیں کرنے کی خاص طور پر تلقین فرمائی ہے۔ یہی طریق تمام انبیاء کرام اور اولیاء اللہ کا رہا ہے کہ وہ اولاد کے لئے بہت دعائیں کرتے تھے۔ پس والدین کو چاہیئے کہ وہ اولاد کی تربیت کیساتھ ساتھ ان کے نیک اور خادم دین ہونے کے لئے التزام سے دعائیں بھی کریں۔ اگر والدین یہ طریق اختیار کریں گے تو انشاء اللہ العزیز ان کی محنت کبھی ضائع نہیں جائے گی۔ آپ نے فرمایا یہ وہ نیک ثمرات پیدا کرنے والا عمل صالح ہے جس کے نتائج کی کوئی حد بندی نہیں بلکہ یہ دائمی اور لازوال برکتوں کا موجب ہے۔

عزم و ہمت اور دعاؤں کی ضرورت

محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں شک نہیں کہ جماعتی سطح پر بچوں کی تربیت کا کام بہت مشکل کام ہے لیکن اگر استقلال، ہمت، دانشمندی، عزم اور دعاؤں کے التزام کے ساتھ کام کا آغاز کیا جائے تو یہ مشکل سر ہو سکتی ہے۔ آپ نے والدین پر زور دیا کہ وہ یہاں سے یہ عہد کر کے اٹھیں کہ وہ اللہ تعالیٰ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بتائے ہوئے اصولوں اور طریقوں کے مطابق اولاد کی تربیت کا فریضہ ادا کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کریں گے

تقسیم انعامات

آخر میں صاحب صدر محترم جناب مرزا عبد الحق صاحب نے حاضرین سے خطاب فرمایا آپ نے صدارتی ارشادات فرمانے سے قبل ربوہ کے محلہ جات کی ان مجالس خدام الاحمدیہ میں انعامات تقسیم فرمائے جنہوں نے یکم مئی سے ۱۰ مئی تک عشرۂ تحریک جدید کو کامیاب بنانے میں بہت اچھا اور نمایاں کام کیا تھا چنانچہ اس موقعہ پر دار الصدر غربی (ب) دار البرکات، دار الصدر جنوبی اور دار الصدر غربی (الف) کے زعماء صاحبان نے اپنی اپنی مجالس کی طرف سے علی الترتیب اوّل، دوم، سوم اور چہارم انعامات حاصل کئے۔ اسی طرح اطفال کے امتحان میں سب سے زیادہ حاضری کے اوّل اور دوم انعامات علی الترتیب محلہ دار الصدر غربی (ب) اور غلہ منڈی کے حصہ میں آئے۔

امتحان میں پورا اُترنے کا طریق

انعامات تقسیم فرمانے کے بعد محترم جناب مرزا عبد الحق صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے واضح فرمایا ایک انسان کو جس چیز سے محبت ہوتی ہے وہ اپنی اولاد میں بھی اسی چیز کی محبت پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ایک صاحب علم کی کوشش یہی ہوتی ہے کہ اس کا بیٹا بھی ضرور علم حاصل کرے وہ کبھی نہیں چاہتا کہ اس کا بیٹا جاہل رہے۔ ایک ماہر فن یہی چاہتا ہے اور اس کی کوشش بھی یہی ہوتی ہے کہ اس کا بیٹا بھی اس مخصوص فن میں مہارت حاصل کرے۔ اسی طرح اگر کسی کو دین سے محبت ہو تو وہ کبھی یہ پسند نہیں کرے گا کہ اس کی اولاد کو دین سے محبت نہ ہو۔ اگر کوئی شخص اپنی ہی طرح اپنی اولاد کو عالم یا ماہر فن بنانے میں کامیاب ہو جاتا ہے تو یہ اس بات کی علامت ہوتی ہے کہ فی الواقعہ علم یا فن سے اس کی اپنی محبت سچی ہے۔ پس اگر فی الواقعہ دین کیساتھ ہمیں محبت ہے تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہونا چاہیئے کہ ہم اپنی اولاد میں بھی دین کی محبت پیدا کرنیکی کوشش کریں اور اسے بھی اپنی ہی طرح دین کا خدمتگزار بنائیں۔ پس ہماری اپنی دینداری اور ہمارے اپنے تعلق باللہ کا یہ ایک امتحان ہے کہ ہم خود اپنی اولاد میں بھی دینداری اور اللہ تعالیٰ کیساتھ تعلق قائم کرنے کے لئے کیا کوشش اور جدّ و جہد کرتے ہیں۔ اگر ہم فی الواقعہ پوری جد و جہد سے کام لے کر اپنی اولاد کو بھی دیندار اور دین کا خدمتگزار بنانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ ہم اِس امتحان میں پورے اترے ہیں بصورت دیگر ہماری کامیابی مشتبہ قرار پائیگی۔ ہمیں صرف خواہش ہی نہیں کرنی چاہیئے کہ ہماری اولاد دیندار اور دین کی خدمتگزار ہو بلکہ اس کے لئے جدّ و جہد بھی کرنی چاہیئے کیونکہ محض خواہش سے کوئی کام نہیں بنا کرتا

(باقی صفحہ ۸ پر)

عہدیداران تحریک جدید سے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

کا

خطاب

"میں اُن کارکنوں کو بھی جنہوں نے تحریک جدید کے کام کو اپنے ذمہ لیا ہوُا ہے توجہ دلاتا ہوں کہ اُن کو خدا تعالےٰ نے بہت بڑے ثواب کا موقع دیا ہے۔ وہ بھی بیدار ہوں اور اپنے مقام کی عظمت کو سمجھیں۔ انہیں خدا تعالےٰ نے دوہرے بلکہ تہرے ثواب کا موقعہ عطا کیا ہُوا ہے۔ کیونکہ وہ اس چندہ میں خود بھی شامل ہوتے ہیں اور دوسروں سے بھی چندہ وصول کرتے ہیں۔ پس انہیں صرف اپنے چندہ کا ہی ثواب نہیں ملتا۔ بلکہ دوسروں سے چندہ وصول کرنے کا بھی ثواب ملتا ہے اور یہ وہ امر ہے جس کا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فیصلہ فرما چکے ہیں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا جو شخص نیکی کرتا ہے اسے بھی ثواب ملتا ہے اور جو دوسرے کو نیکی کی تحریک کرے اسے دوہرا ثواب ملتا ہے۔ ایک خود نیکی کرنے کا۔ اور دوسرا نیکی کی تحریک کرنے کا۔ اسی طرح تحریک جدید کا جو رکن اپنا چندہ ادا کرنے کے علاوہ دس آدمیوں سے چندہ وصول کر کے بھجواتا ہے۔ اُسے اُن دس آدمیوں کا ثواب ملتا ہے۔ اور جو بیس آدمیوں سے چندہ وصول کر کے بھجواتا ہے۔ اسے ان بیس آدمیوں کا ثواب ملتا ہے۔ جب اللہ تعالےٰ نے اپنی رحمت کے دروازوں کو اس طرح کھول رکھا ہے تو جو شخص اب بھی سستی سے کام لیتا ہے۔ اُس کی حالت کس قدر افسوسناک ہے"۔ (الفضل، دسمبر [illegible])

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا مندرجہ بالا ارشاد عہدیداران جماعت کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے التماس ہے۔ کہ تحریک جدید کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنی جماعت کے وعدوں کی سو فیصدی وصولی کرنے کے لئے جدوجہد کر کے جہاں حضور کی دُعا اور خوشنودی حاصل کریں۔ وہاں اللہ تعالےٰ کے حضور سے بھی ثواب حاصل کریں۔

وکیل المال اوّل تحریک جدید

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
سیکرٹری مجلس کارپرداز - قادیان -

وصیت نمبر ۱۳۳۹۳

میں اشرف النساء بیگم زوجہ محمد موسیٰ صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۳ء ساکن قادیان ڈاک خانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ مشرقی پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ مئی ۱۹۶۴ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد منقولہ ہے غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند - ۵۰۰/- روپیہ (۲) کلنٹے طلائی وزنی ایک تولہ قیمتی اندازاً - ۱۳۵/- روپیہ میری کل جائداد - ۶۳۵/- روپیہ ہے میں اس جائداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اس کے علاوہ اگر کوئی جائداد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر جو بھی متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی کسی قسم کی آمد نہیں ہے۔ الامۃ - اشرف النساء بیگم اہلیہ محمد موسیٰ صاحب درویش قادیان۔ گواہ شد محمد موسیٰ خاوند موصیہ درویش قادیان۔ گواہ شد قریشی محمد شفیع عابد موصی ۹۲۹۲ - قادیان -

نمبر ۱۳۳۹۴

میں محمد کنجو ولد کچھو باپو کنجو (KECHU BAPHU KUNJU) قوم موپلا پیشہ بے کار عمر ۵۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۳ء ساکن Thevalakkara ڈاک خانہ ضلع Kerala Quilon صوبہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱ مئی ۱۹۶۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) ایک کچا مکان جس میں میری رہائش ہے اس کی قیمت اندازاً پانچ سو روپے ہے (۲) ۶۷ سینٹ زمین یعنی ناریل کا باغ جس کی قیمت کا اندازہ چھ ہزار روپے ہے (۳) ۵۰ سینٹ زرعی زمین جس کی قیمت اندازاً اڑھائی روپے ہے (۲۵۰۰/-) (۴) ۱۳۰ سینٹ غیر زرعی زمین جس میں پیداوار بہت کم ہوتی ہے اس کی قیمت اندازاً ایک ہزار روپے ہے۔ میزان کل دس ہزار روپے ہے اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کرتا ہوں (۱) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم کا یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی (۲) اس کے علاوہ میں ماہوار ۷۵-۲۵ روپے پنشن پاتا ہوں اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کرتا ہوں یہ حصہ آمد ماہوار صدر انجمن احمدیہ کو دیتا رہوں گا۔ (۳) اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہوگی اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد موصی محمد کنجو۔ K.MOHAMAD KANJU — PUTTAN PWRAYIL HOUSE PADIN JATTAK KAR. THE VALAK KARA.
گواہ شد - خاکسار عبد اللہ (مالاباری) بقلم خود مبلغ سلسلہ احمدیہ پینگاڈی - کیرالہ - گواہ شد خاکسار محمد ابو الوفا مبلغ سلسلہ احمدیہ - کالی کٹ کیرالہ۔

نمبر ۱۳۳۹۵

میں آمنہ بیگم زوجہ مرحوم ملک صلاح الدین ایم اے قوم [illegible] پیشہ خانہ داری عمر اندازاً ۵۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھدرواہ ڈاکخانہ بھدرواہ ضلع ڈوڈہ صوبہ جموں و کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ اپریل ۱۹۶۴ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری کوئی غیر منقولہ جائداد نہیں میری منقولہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) مہر پانچ صد روپیہ جو میرے خاوند کے ذمہ ہے (۲) گلے کی زنجیری اور ایک انگوٹھی اور دو طلائی وزنی ایک تولہ چار ماشے۔ اور قیمتی دو صد روپیہ اور دو عدد کانٹے طلائی وزنی ایک تولہ قیمتی ڈیڑھ صد روپیہ (۳) نقد چالیس روپے۔ میں جملہ جائداد بالا کی یا جو میں آئندہ پیدا کر سکوں گی یا بوقت وفات میری ثابت ہو دسویں حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم
الامۃ - آمنہ۔ گواہ شد۔ عبد القیوم میر ولد جمال الدین صاحب میر برادر موصیہ حال وارد قادیان - بقلم ملک صلاح الدین ایم اے مؤلف اصحاب احمد قادیان خاوند موصیہ - ۱۹ اپریل ۱۹۶۴ء -

نمبر ۱۳۳۹۶

میں کرم نور زوجہ محمد عزیز صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاک خانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ مشرقی پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ اپریل ۱۹۶۴ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے (۱) حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپے بذمہ خاوند ہے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے میں اپنی اس جائداد کے ۱/۴ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اگر کوئی مزید جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ - کرم نور ۲۹ اپریل ۱۹۶۴ء اہلیہ محمد عزیز صاحب درویش۔ گواہ شد محمد عزیز خاوند موصیہ درویش قادیان۔ گواہ شد قریشی محمد شفیع عابد موصی ۹۲۹۲ قادیان۔ گواہ شد منظور احمد ولد نظام الدین مرحوم درویش قادیان۔

اعلان

تمام معلمین وقف جدید کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر وہ اپنے اخبار کا پتہ تبدیل کرانا چاہیں تو اخبار الفضل کو براہ راست لکھنے کی بجائے ناظم ارشاد وقف جدید کو پتہ کی تبدیلی کے بارے میں اطلاع دیا کریں۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

تقرر علاقائی سیکرٹریان تحریک جدید

جماعتوں میں تحریک جدید کے کام کو معیاری بنانے کے لئے بعض علاقائی سیکرٹریان تحریک جدید کا تقرر عمل میں آچکا ہے جنہیں محترم وکیل اعلیٰ صاحب تحریک جدید کی منظوری سے اطلاع دی جا چکی ہے جماعت ہائے متعلقہ کی اطلاع کے لئے ان کے اسماء درج ذیل ہیں جب یہ حضرات اپنے اپنے علاقہ میں دورہ پر تشریف لے جائیں تو مقامی عہدیداران ان سے پورا پورا تعاون فرمائیں۔

۱- مکرم چوہدری رکن الدین صاحب پشاور ڈویژن (۲) مکرم صوفی رحیم بخش صاحب راولپنڈی ڈویژن
(۳) " چوہدری عبد اللطیف صاحب ملتان ڈویژن -

(وکیل المال اول تحریک جدید)

اعلان نکاح

مکرم حاجی محمد الدین صاحب درویش کے صاحبزادے محمد مشفق طارق صاحب کا نکاح مبارکہ شاہدہ خانم بنت قاضی محمود احمد آف راجپوت سائیکل ورکس لاہور کے ہمراہ بعوض مبلغ تین ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم شیخ عبد القادر صاحب مربی سلسلہ لاہور نے مورخہ ۵ مئی ۱۹۶۴ء ۱۰ بجے اتوار پڑھا۔ اور اسی روز عصر کے وقت رخصتانہ عمل میں آیا۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دردِ دل سے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ آمین۔

(خاکسار - محمد ابراہیم صدر حلقہ دہلی گیٹ - لاہور)

درخواست دعا

ملک امان اللہ خان اور احسان اللہ خان برادران حقیقی ساکن سنگوالی ضلع سرگودھا - ایک مقدمہ میں ماخوذ ہیں قارئین کرام سے ان مخلص دوستوں کی بریت کے لئے دعا کی درخواست ہے

(وکیل المال تحریک جدید)

زمیندار جماعتیں خاص طور پر توجہ کریں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے زمیندار احباب ایسے ہیں جو تحریک جدید کے جہاد کبیر میں شروع سے نہایت شاندار اور مخلصانہ حصہ لے رہے ہیں اور ان کی رقوم فصل پر ادا ہوتی رہی ہیں اسی وجہ سے بعض احباب نے وعدہ کیا ہوا ہے کہ وہ مئی جون میں ادائیگی کر دیں گے۔ زمیندار جماعتوں کی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت تک ہر جگہ فصل نکل آتی ہے اور اس وقت احباب چندہ ادا کر سکیں گے پس اضلاع سیالکوٹ، شیخوپورہ، گوجرانوالہ، لائل پور، سرگودھا، گجرات، جہلم، ملتان، بہاولپور، منٹگمری، لاہور، سندھ کے زمیندار احباب کو ان تین ہفتوں کے اندر کوشش کر کے اپنا وعدہ سو فیصدی پورا کرنا چاہیئے۔ کئی زمیندار جماعتیں ہیں جن کی طرف سے ابھی تک باوجود چھ ماہ گزر جانے کے کوئی رقم وصول نہیں ہوئی۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

راولپنڈی۔ ۲۶ مئی۔ شیخ عبداللہ نے کل شام یہاں لیاقت باغ میں ایک زبردست جلسۂ عام سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ دنیا کی کوئی طاقت پچاس لاکھ کشمیری عوام کو غلام نہیں رکھ سکتی۔ آپ نے دو ٹوک الفاظ میں کہا کہ غلامی کی زنجیریں ٹوٹ کر رہیں گی اور اہل کشمیر آزاد ہو کر رہیں گے۔ شیخ عبداللہ نے کہا اگر کوئی قوم حصول آزادی کا تہیہ کر لے تو اسے غلامی کے بندھنوں میں جکڑے رکھنا ناممکن ہو جاتا ہے۔

مرزا افضل بیگ نے جلسے سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مصنوعی جنگ بندی لائن کو ختم کرنا ہی ہو گا جس نے کشمیری عوام کو تقسیم کر رکھا ہے۔ آپ نے کہا تنازعہ کشمیر ایک انسانی مسئلہ ہے اور دونوں حکومتوں کا فرض ہے کہ وہ اسے حل کرنے کے لئے پرجوش مساعی عمل میں لائیں۔ اس وقت سب سے بڑی ضرورت اتحاد کی ہے۔ مرزا افضل بیگ نے کہا ہم خود حق خود ارادیت کے مطالبہ سے گزر چکے ہیں اب اسے عملی شکل دینے کی ضرورت ہے کسی طاقت کی جانب سے کشمیری عوام کی مرضی کے بغیر ان پر کوئی حل مسلط کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ آپ نے کہا پچاس لاکھ کشمیری عوام اپنی قسمت کا فیصلہ خود کریں گے یہ ان کا بنیادی حق ہے اور انھیں کوئی طاقت اس حق سے محروم نہیں رکھ سکتی۔

مولانا سعید مسعودی نے اپنی تقریر میں کہا شیخ عبداللہ ہمیشہ اس بات پر قائم رہے کہ کشمیری عوام کو ہی اپنا مستقبل طے کرنا ہے اور وہ اسی مؤقف کی بنیاد پر دہلی اور راولپنڈی میں مذاکرات کر رہے ہیں۔ ہمیں شیخ عبداللہ کے اس مشن میں ان کے ہاتھ مضبوط کرنا چاہئیں۔ مولانا مسعودی نے کہا مقبوضہ کشمیر میں موئے مبارک کی بازیابی کی تحریک کے بعد جو حالات پیش آئے ہیں انھوں نے ثابت کر دیا ہے کہ کشمیری عوام کی ہمتیں پست نہیں ہوئیں اور انھیں اپنے مستقبل پر کامل اعتماد ہے۔

• **راولپنڈی:۔** ۲۶ مئی۔ شیخ عبداللہ نے کل صدر ایوب خان سے ساڑھے تین گھنٹے کی ملاقات کے بعد اخباری نمائندوں کو بتایا کہ صدر پاکستان سے میری بات چیت اطمینان بخش طور پر آگے بڑھ رہی ہے اور مجھے مزید بات چیت کے لئے اپنے مشن کے سلسلہ میں پاکستان کی طرف سے حوصلہ افزا جواب ملا ہے۔ دونوں رہنماؤں میں آج پھر بات چیت ہو رہی ہے۔

شیخ محمد عبداللہ کے ساتھ مرزا افضل بیگ اور مولانا مسعودی وغیرہ بھی صدر ایوب سے بات چیت کے وقت موجود تھے پاکستان کی طرف سے وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو، خارجہ سیکرٹری مسٹر عزیز احمد صدر کے پرنسپل پرائیویٹ سیکرٹری مسٹر این اے فاروقی اور وزارت امور کشمیر کے افسروں نے بات چیت میں حصہ لیا۔ صدر ایوب سے ملاقات کے بعد شیخ محمد عبداللہ نے مسٹر این اے فاروقی اور وزارت امور کشمیر کے افسروں سے گفتگو کی۔ مرزا افضل بیگ نے تنہائی میں صدر ایوب خان سے مزید ایک گھنٹہ تک تبادلۂ خیال کیا۔

• **کراچی۔** ۲۶ مئی۔ پاکستان اور روس کے درمیان عنقریب ایک تجارتی سمجھوتہ پر دستخط ہوں گے، جس کے تحت پاکستان روس کو تیار اور نیم تیار مال برآمد کرے گا یہ بات مرکزی وزیر تجارت مسٹر وحید الزمان نے کل یہاں ایک ملاقات میں بتائی آپ نے کہا اس سلسلہ میں میرے روسی سفیر کے درمیان راولپنڈی میں بات چیت ہوئی تھی اور ہم نے اس امر سے اتفاق کیا کہ دونوں ملکوں میں تجارت بڑھ سکتی ہے وزیر تجارت نے کہا یہ سمجھوتہ عام نوعیت کا ہو گا، اور اس کے تحت دونوں ملکوں کے درمیان بھاری مقدار میں سامان کا تبادلہ ہو گا۔

• **لاہور** ۲۶ مئی۔ ثانوی تعلیمی بورڈ کے چیئرمین ڈاکٹر غلام یاسین خان نیازی نے اعلان کیا ہے کہ میٹرک کے امتحانات کے نتائج کا اعلان تئیس مئی کو کر دیا جائیگا اس سے قبل بورڈ نے کہا تھا کہ ۳۱ مئی کو میٹرک کے نتائج کا اعلان ہو گا۔ ڈاکٹر نیازی نے کل ایک پریس کانفرنس کے دوران بتایا کہ میٹرک کے نتائج کا گزٹ تقریباً مکمل ہو چکا ہے اس لئے ایک دن پہلے نتائج کا اعلان ممکن ہے۔

• **لاہور** ۲۶ مئی۔ صوبائی دارالحکومت کے صنعتی اور تجارتی اداروں میں آئندہ موسم بہار سے ایندھن کے طور پر سوئی گیس کی سپلائی شروع ہو جائے گی۔ لاہور میں سوئی گیس کی تقسیم اور کنٹرول کا مرکز شہر سے تقریباً چھ میل دور موضع جیا موسیٰ کی نواحی آبادی میں قائم کیا جا رہا ہے، سروے ٹیم نے اس مقصد کے لئے جگہ منتخب کر لی ہے اسی مرکز سے گوجرانوالہ اور غریب وال کو بھی سوئی گیس فراہم کی جائے گی۔

• **لاہور** ۲۶ مئی۔ صوبائی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ اعلیٰ قسم کا چاول جو مرکزی حکومت کی ضرورت سے فالتو بچ گیا ہے راشن ڈپوؤں پر کھلے بندوں فروخت کرے گی۔ ڈپوؤں پر چاول کے نرخ اور راشن کارڈ ہولڈروں کو جاری کرنے کی مقدار کی تفصیلات ابھی طے نہیں ہوئی ہیں۔ دریں اثناء حکومت صوبہ کے تمام راشن ڈپوؤں پر چاول کی فراہمی کا بندوبست کرے گی۔ اور اسے توقع ہے کہ اس طرح چاول کی چور بازار میں قیمت کافی حد تک گر جائیگی۔

لیما (پیرو جنوبی امریکہ) ۲۶ مئی۔ جنوبی امریکہ کے دو ملکوں پیرو اور ارجنٹائن کے درمیان یہاں قومی فٹ بال سٹیڈیم میں ایک فٹ بال میچ کے دوران ریفری کے ایک فیصلہ پر زبردست فساد ہو گیا۔ اور تماشائیوں میں بھگدڑ مچ گئی جس سے غیر سرکاری اعداد و شمار کے مطابق کم از کم پانچ سو افراد ہلاک اور تقریباً اتنے ہی مجروح ہو گئے کھیلوں کی تاریخ میں یہ بدترین اور سب سے خوفناک حادثہ بیان کیا جاتا ہے جس میں جھگڑا شروع ہونے کے بعد بہت سے افراد خوفزدہ ہو کر بھاگے تو مختلف راستوں سے نکلتے ہوئے ہجوم تلے کچلے گئے۔

• **راولپنڈی** ۲۶ مئی شیخ محمد عبداللہ نے کونسل آف جموں و کشمیر نیوز پیپر ایڈیٹرز کی درخواست پر سیالکوٹ کے دورہ کی دعوت قبول کر لی ہے۔ کونسل کے چار ارکان نے دورہ کی دعوت کل یہاں ان کو مہمان خانہ میں دی جہاں انہوں نے شیخ عبداللہ سے ملاقات کی۔ شیخ صاحب نے کہا کہ وہ ۳۱ مئی کی دوپہر کو سیالکوٹ پہنچیں گے

• **کراچی** ۲۶ مئی پاکستانی بحریہ کے کمانڈر انچیف وائس ایڈمرل اے آر خاں امریکہ کی بحریہ کے چیف نیول آپریشن ایڈمرل ڈیوڈ ایل میکڈانلڈ کی دعوت پر امریکہ کے دورہ پر روانہ ہو گئے۔ وہ امریکہ میں دو ہفتے قیام کریں گے اور امریکہ کے دفاعی مراکز کا معائنہ کریں گے پاکستان میں امریکی سفارت خانہ کے بحریہ کے اتاشی ان کے ہمراہ واشنگٹن گئے ہیں۔

• **نئی دہلی** ۲۶ مئی بمبئی میں آج کل انتڑیوں کی سوزش کی بیماری وبا کی حیثیت اختیار کر گئی ہے۔ پچھلے چند دنوں میں ۱۹ افراد مر چکے ہیں اور چار سو ہسپتالوں میں پڑے ہوئے ہیں۔

• **انقرہ** ۲۶ مئی ترکی میں کل اومنی بس کے حادثے میں چودہ مسافر جل کر ہلاک ہو گئے اور سات کو شدید زخم آئے ہلاک شدگان اور زخمیوں میں مرد، عورتیں اور بچے شامل ہیں۔ یہ حادثہ ترکی کے مشہور شہر ازمیر کے قریب واقع مقام ایدین میں رونما ہوا جس میں اومنی بس کی پٹرول کی ٹینکی پھٹ گئی اور ساری بس میں آگ لگ گئی۔ بس میں آگ لگتے ہی مسافروں میں سراسیمگی پھیل گئی اور وہ جان بچانے کے لئے ہاتھ پاؤں مارنے لگے لیکن اپنی تمام تر کوششوں کے باوجود بس میں سوار چودہ مسافر بھڑکتی ہوئی آگ کی لپیٹ میں آ گئے اور جل کر موقع پر ہی ہلاک ہو گئے۔

• **جارج ٹاؤن** (برطانوی گیانا) ۲۶ مئی۔ جارج ٹاؤن میں نسلی کشیدگی بڑھتی جا رہی ہے گزشتہ روز مشتعل حبشی نوجوانوں نے بھارتی باشندوں پر حملہ کر دیا جس سے تین افراد ہلاک متعدد زخمی ہو گئے اس طرح چند روز میں مرنے والوں کی تعداد اکیس ہو گئی ہے ان تین ہلاک ہونے والوں میں ایک حبشی جوڑا اور ایک حبشی تھا۔

• **راولپنڈی** ۲۶ مئی معلوم ہوا ہے کہ کل لیاقت باغ میں جلسہ عام کے موقع پر شیخ عبداللہ کی تقریر سے قبل استقبالیہ کمیٹی کے صدر جناب راجہ حسن اختر نے کشمیری راہنما شیخ عبداللہ کو ایک لاکھ روپے کی تھیلی پیش کی۔

• **میمن سنگھ** ۲۶ مئی مرکزی وزیر امور اصلاحات اے موینے امید ظاہر کی ہے کہ قومی اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں آئین کا دوسرا ترمیمی بل منظور ہو جائے گا۔

جلسۂ "یوم والدین"

(بقیہ صفحہ ۵)

اس کے لئے جدوجہد لازمی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اِن ارشادات کے بعد محترم صاحب صدر نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ جلسہ ۹ بجے شب کے قریب اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

مجالس انصار اللہ پشاور ڈویژن کا دوسرا سالانہ اجتماع

(بقیہ صفحہ ۴)

اپنے انصار اللہ ہونے کا ثبوت دیتے چلے جانے کی توفیق بخشے اور آئندہ بھی ہمیں ایسے روحانی اجتماعات منعقد کرنے کی توفیق دے اور اس سلسلہ میں انصار اللہ پر جو ذمہ واریاں عائد ہوتی ہیں انہیں احسن طریق پر انجام دینے کی توفیق بخشے۔ اور ہمیں ہمیشہ اپنی رضا کی راہوں پر چلنے والوں میں سے بنائے۔ آمین ثم آمین۔

(چوہدری رکن الدین زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ پشاور)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴